مُوئے مبارک

کے واقعات

6 ربیع الاول 1447

6 ربیع الاول 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم ہے: حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِی

ترجمہ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (معجم کبیر، ج3، ص82، حدیث:2729)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

6 ربیع الاول 1447 کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُوئے مُبارک کا دیوانہ

بَلْخ کا ایک تاجر تھا، جو بہت دولت مند تھا، دُنیوی مال و دولت کے ساتھ ساتھ اس کے پاس ایک انمول دولت یعنی سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے 3 مُوئے مبارک بھی تھے، اس تاجر (**Businessman**) کے 2 بیٹے تھے، جب تاجر کا انتقال ہوا تو دونوں بیٹوں نے سارا مال آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیا مگر ایک مشکل تھی، وہ یہ کہ مُوئے مبارک 3 تھے، چنانچہ بڑا لڑکا چھوٹے سے بولا: ایک مُوئے مبارک تم رکھو، ایک میں رکھوں گا اور تیسرے مُوئے مبارک کے 2 حصّے کر لیتے ہیں، یوں مُوئے مبارک بھی برابر تقسیم ہو جائیں گے۔

تاجِر کا چھوٹا بیٹا عاشِقِ رسول تھا، تڑپ کر بولا: مَیں ہر گز گوارا نہیں کرتا کہ میرے

[1]…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک کے 2 ٹکڑے کئے جائیں۔ بڑا لڑکا جو دُنیوی مال کا لالچی تھا، بولا: اگر تمہیں مُوئے مبارک سے ایسی ہی محبت ہے تو ایسا کرو اپنے حصے کی سب دولت مجھے دے دو اور تینوں مُوئے مبارک تم لے لو!

ایک سچّے عاشقِ رسول کو اور چاہیے ہی کیا تھا...!!

چھوٹے بیٹے نے فوراً پیش کش قبول کر لی اور اپنا سارا مال دے کر حضور اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک لے لئے۔

اب چھوٹا بیٹا موئے مبارک کے ساتھ الگ رہنے لگا، اس کے پاس دُنیوی مال اگرچہ نہیں تھا مگر اس کے پاس انمول دولت موجود تھی، وہ روزانہ بڑے شوق سے مُوئے مبارک کی زیارت کرتا اور کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا، ساتھ ہی کوئی چھوٹا موٹا کاروبار (**Business**) بھی شروع کر لیا، مُوئے مبارک کی پہلی برکت یہ ظاہِر ہوئی کہ اس کا مال دِن بہ دِن بڑھنے لگا۔

دوسری طرف بڑا لڑکا جس نے مال کو قبول کیا تھا اور مُوئے مبارک دے دیئے تھے، اس کا مال گھٹنا شروع ہو گیا، وقت یونہی گزرتا گیا، آخر ایک وقت آیا کہ وہ عظیم عاشقِ رسول جس نے مُوئے مبارک کی خاطِر دُنیا کی دولت کو لات ماری تھی، یعنی تاجِر کا چھوٹا بیٹا دُنیا سے چل بسا، اس کے انتقال کے بعد اس زمانے کے ایک نیک بزرگ کو خواب میں سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، سرکارِ ذی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لوگوں سے کہہ دو! جس کو کوئی حاجت ہو تو وہ اس تاجر کے چھوٹے بیٹے کی قبر پر جائے اور حاجت کے لئے دعا کرے، اس کی حاجت پوری ہوگی۔**

بس اب کیا تھا، اس عظیم عاشقِ رسول کے مزار کی بڑی عظمت ہو گئی، لوگ جوق در جوق وہاں جانے اور اپنی مُرادیں حاصِل کرنے لگے، اس عظیم عاشقِ رسول کو مُوئے مبارک کے اَدَب کا یہ صِلہ مِلا کہ بڑے بڑے لوگ بھی اس کے مزار کے قریب سے گزرتے تو سواری سے اُتر جاتے اور اَدَب کے پیشِ نظر مزارِ پاک کے قریب سے پیدل گزرتے تھے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ ہمارے آقا و مولا، **مکی مدنی مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک کی بھی کیا نِرالی شان ہے...!! اللہ پاک اس بابرکت مزار شریف کے صدقے ہمیں بھی عشقِ رسول کی نعمت سے خوب مالا مال کرے۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بھی مُوئے مبارک کی زیارت اور برکات نصیب ہو جائیں...!!

مُوئے مبارک کا قرآن میں ذِکر

پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی، آیت:1-2 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ (پارہ:30، سورۂ ضحیٰ:1-2)	ترجَمہ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

جب سورج طلوع ہو کر قدرے بلند ہو جائے، یہ چاشت کا وقت ہے، یہ وہی وقت ہے جب اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا تھا، اسی وقت فرعون کے بُلائے ہوئے جادوگر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا کلمہ پڑھ کر اللہ پاک کے حُضُور سجدہ ریز ہوئے تھے، **بعض مُفَسِّرِین** کرام فرماتے ہیں: ان آیات میں چاشت سے نُورِ جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف اشارہ ہے اور رات سے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ

1...ذکر جمیل، صفحہ: 77-78 ملخصاً۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گیسوئے عنبرین (یعنی خوشبودار بال مبارک) مُراد ہیں۔[1] یعنی اس صورت میں آیتِ کریمہ کا معنیٰ ہوگا: اے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! ہمیں آپ کے رُخِ روشن کی قسم! اور آپ کی مبارک زلفوں کی قسم! جب وہ رُخِ زیبا پر پردہ ڈالیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُوئے مبارک کیسے تھے...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ سَر مبارک پر بال پُورے رکھے (یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ کہیں سے ترشوائے اور کہیں رکھے ہوں، رکھے تو پُورے سر کے رکھے، حلق کروایا تو پُورے سر مبارک کا کروایا)، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زلفیں کبھی نِصف کان تک ہوتیں، کبھی کان مبارک کی لَو تک اور بعض اوقات بڑھ کر مبارک شانوں (یعنی کندھوں) کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک نہ گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے۔[2]

زلفیں رکھنا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! روایات سے یہی ثابت ہے کہ ہمارے آقا و مولا، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ سر مبارک پر زلفیں رکھیں، حالتِ احرام کے سِوا مبارک بال ترشوانا یا حلق کروانا ثابت نہیں۔ کاش! ہم غلاموں کو بھی اتباعِ سُنّت میں زلفیں رکھنا نصیب ہو جائے۔

1... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:30، سورۂ ضحیٰ، تحت الآیۃ:1-2، صفحہ:1108 ملتقطاً و ماخوذاً۔
2... سیرتِ مصطفےٰ، صفحہ:567 ملتقطاً و ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

آہ! اب بالوں میں عجیب تراش خراش کا رواج بڑھتا ہی جارہا ہے، بعض تو ایسے نادان ہیں کہ عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے تک لمبے لمبے بال رکھتے ہیں اور بہت سارے ایسے ہیں جو بالوں میں تراش خراش کرتے، مختلف قسم کے ڈیزائن بنواتے ہیں۔ اب تو نادانی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بعض فیشن کے متوالے عورتوں کی طرح بال لمبے رکھتے اور پھر چُٹیا بنا کر چوٹی بنا کر گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔

مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے سوال ہوا: مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ یعنی اللہ پاک کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں۔ (1)

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ بہارِ شریعت، حصّہ: 16 میں لکھتے ہیں: (1): مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صُوفی بننے والے لمبی لمبی لَٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینہ پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں یہ ناجائز اور خلافِ شرع ہے۔ تَصَوُّف بالوں کو بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پُوری پیروی کرنے اور خواہشاتِ نفس کو مٹانے کا نام ہے۔ (2): مزید فرماتے

---

1 ...مسند امام احمد، جلد:1، صفحہ:727، حدیث:3151۔

ہیں: صِرْف سَر پر بال رکھنا اور گردن کے بال مونڈا دینا مکروہ ہے۔(3): آج کل سر پر گُپّھا رکھنے کا رواج (Trend) بہت زیادہ ہو گیا ہے کہ سب طرف سے بال نہایت چھوٹے چھوٹے اور بیچ میں بڑے بال ہوتے ہیں، یہ غیر مسلموں کی نقل اور نا جائز ہے۔ (1)

اللہ پاک ہمیں سُنّت کی محبّت نصیب فرمائے۔ کاش! ہم سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں، ہمارے بال، لباس، چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا سب سُنّت کے مطابق ہو جائے۔

مُوئے مبارک تقسیم فرمائے

حَجَّۃُ الوِداع کا موقع تھا، حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مِنیٰ میں تشریف لائے، جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ پر کنکریاں ماریں پھر قربانی کر کے اپنے مکان میں تشریف لائے، پھر پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حجام کو بلایا اور اپنے سر مبارک کے سیدھی طرف سے بال مبارک منڈوائے اور حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ کو عطا فرما دیئے پھر دِل کی جانِب والی طرف کے بال مبارک منڈوائے اور وہ بھی حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ کو عنایت کئے اور فرمایا: ان تمام بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دو! (2)

مُوئے مبارک تقسیم کیوں فرمائے...؟

علّامہ زُرْقانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُوئے مبارک صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان میں اس لئے تقسیم فرمائے تا کہ وہ ان میں بطورِ برکت

1...بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:587، حصہ:16 ملتقطاً۔

2...مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنۃ یوم النحر، صفحہ:485، حدیث:1305۔

اور یادگار رہیں اور اسی سے گویا اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قُربِ وِصَال کی طرف اشارہ بھی فرما دیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس سے ہمیں 2 مدنی پھول سیکھنے کو ملتے ہیں: (1) پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں جانتے ہیں اور اپنے وِصَال شریف کا وقت بھی جانتے تھے، اسی لئے تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آخری حج میں اُمّت پر خاص عنایات فرمائیں اور اپنی یادگاریں بھی عطا فرما دیں۔

کیا وِصَال کا وقت معلوم ہو سکتا ہے؟

قرآنِ کریم میں جو ارشاد ہوا:

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ (پارہ:21، سورۂ لقمان:34)	ترجمہ کنز العرفان: اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔

اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک کے بتائے بغیر کوئی بھی خُود سے اپنی موت کا وقت اور مقام نہیں جان سکتا، ہاں! اللہ پاک جسے اس بات کا عِلْم عطا فرما دے تو یقیناً وہ قادِرِ مطلق ہے، اپنے محبوب بندوں کو جتنا چاہے غیب پر مطلع فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم ہی میں ارشاد ہوا:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پارہ:29، سورۂ جن:26-27)	ترجمہ کنز العرفان: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

معلوم ہوا؛ اللہ پاک ہی غیب جاننے والا ہے اور وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا عِلْم عطا بھی فرماتا ہے۔ باقی رہا! موت کا وقت جان لینا، یہ تو ماں کے پیٹ میں تقدیر لکھنے والا

1…شرح زرقانی علی المواهب، النوع السادس فی ذکر حجه وعمره، جلد: 11، صفحه: 437۔

فرشتہ بھی جانتا ہے کہ کون کب اور کہاں مرے گا۔ جی ہاں! حدیثِ پاک میں ہے:
حضرت ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں 40 دن نطفہ رہتا ہے پھر 40 دن میں خون کی پھٹک پھر 40 دن میں لو تھڑا پھر اللہ پاک ایک فرشتے کو 4 باتیں بتا کر بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے کام، اس کی موت، اس کا رزق اور بد بخت ہے یا نیک بخت ہے سب کچھ لکھ لیتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو اس کی قسم جس کے سِوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں بعض جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اچانک تقدیر میں لکھا ہوا اس کے سامنے آتا ہے اور دوزخیوں کے کام کرلیتا ہے پھر وہاں ہی پہنچتا ہے اور تم میں بعض دوزخیوں کے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اچانک اس کی تقدیر میں لکھا ہوا سامنے آتا ہے اور وہ جنتیوں کے کام کرتا ہے پھر اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (1)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ بِغَیْرِ حِسَاب

تبرک کی ترغیب

(2): **پیارے اسلامی بھائیو!** سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مُوئے مبارک تقسیم فرمائے، اس سے دوسرا مدنی پھول یہ سیکھنے کو ملا کہ ہمارے آقا و مولا، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خُود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ اُمّت اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

1... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، صفحہ: 824، حدیث: 3208۔

آلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک یادگاریں سنبھال کر رکھے، ان سے برکت حاصِل کرے، اسی لئے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان میں بطورِ برکت و یادگار اپنے مُوئے مبارک تقسیم فرمائے۔

اَلحمدُللہ! صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے ان تبرکاتِ مصطفےٰ کی خُوب قدر فرمائی، انہیں سنبھال کر باادب اور بحفاظت (Safe & Secure) رکھا، ان سے برکت حاصِل کرتے رہے، پھر انہیں سے وہ مُوئے مبارک بعد والوں کو منتقل (Transfer) ہوئے اور پھر یہی مُوئے مبارک ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتے رہے اور الحمدللہ! آج بھی کئی عاشقانِ رسول کے پاس محفوظ ہیں۔

مُوئے مبارک ہاتھوں پر لے لئے

حضُور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ صفا و مروہ کی سعی فرما رہے تھے کہ داڑھی مبارک سے ایک بال جدا ہو کر نیچے کی طرف تشریف لے آیا، حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ تیزی سے آگے بڑھے اور زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی بال مبارک اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: **اللہ پاک تم سے ہر ناپسندیدہ بات دور کر دے۔** [1]

صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان معیارِ ایمان ہیں

اے عاشقانِ موئے مبارک! غور کریں، یہ وہی صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان ہیں جنہیں قرآنِ مجید نے معیارِ ایمان قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ | ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان

1… معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:62، حدیث: 3942۔

(پارہ:1، سورۂ بقرہ:137) | لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے۔

معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی ایمانی کیفیات ہمارے لئے راہنما ہیں، جیسا ایمان صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا تھا، ہم بھی ویسا ہی ایمان لائیں گے، تب ہدایت ملے گی۔

عشق محتاجِ دلیل نہیں، پابندِ شریعت ہے

اب ذرا حضرت اَبُو اَیُّوب انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ کا عَمَل مبارک دیکھئے! آپ نے مُوئے مبارک کو زمین کی طرف جاتے دیکھا، فوراً لپک کر ہاتھوں پر لے لیا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عشق محتاجِ دلیل نہیں، ہاں! حُدُودِ شریعت کا پابند ضرور ہے۔ دیکھئے! مُوئے مُقَدَّس (یعنی مبارک بالوں) کو زمین پر آنے سے بچانا کسی آیت یا حدیث کا حکم نہیں، حضرت ابو اَیُّوب انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے سرکارِ رسالت مآب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے یہ عَمَل کیا، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع نہ فرمایا بلکہ دُعائے خیر سے نوازا۔ دُوسری طرف صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے جب وارفتگی میں کعبۂ جان و کعبۂ ایمان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور سجدے کی اجازت چاہی تو اس سے منع فرمادیا۔ [1]

معلوم ہوا؛ ہر وہ عَمَل جو عشقِ رسول کی ترجمانی کرے اور حُدُودِ شریعت سے باہَر بھی نہ ہو، وہ جائِز اور اچھا ہے بلکہ محبوبِ رَبّ، سیدِ عرب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ملنے کا سبب ہے۔ لہٰذا ماہِ میلاد میں گھروں کو سجانا، جھنڈے لگانا، لائیٹنگ کرنا، میلاد منانا، لنگر پکانا، غریبوں کو کھلانا، محافِل سجانا، جلوس میں جانا بھی بالکل جائِز ہے کہ عاشقانِ رسول میلاد شریف کی خوشی میں یہ سب کچھ عشقِ رسول ہی کے سبب کرتے ہیں اور یہ باتیں خِلافِ شریعت بھی نہیں ہیں، لہٰذا اسے ناجائز و بدعت کیونکر کہا جاسکتا ہے...؟؟

1…شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الرابع، باب سجود الجمل و شکواہ الیہ، جلد:6، صفحہ:540 ماخوذاً۔

ہر مرض کی انوکھی دَوا

مقامِ حدیبیہ میں رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بال بنوا کر تمام بال مبارک ایک درخت پر ڈال دیئے۔ صحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان اسی درخت کے نیچے جمع ہو گئے اور وارفتگی میں ان مبارک بالوں کو ایک دوسرے سے لینے لگے۔ حضرت ام عمارہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: اس وقت مَیں نے بھی چند بال حاصل کر لئے۔ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو مَیں ان مبارک بالوں کو پانی میں ڈبو کر وہ پانی مریض کو پلا دیتی، الحمد للہ! اسی دھوون شریف کی برکت سے اللہ پاک بیمار کو صحت عطا فرما دیتا۔ (1)

موئے مبارک کی زیارت کا شرف ملا

حضرت عثمان بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کی اَمّی جان حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے پاس مُوئے مبارک تھے، آپ نے انہیں چاندی کی ڈِبیا میں نہایت ادب سے رکھا ہوا تھا، جب کسی کو بُری نظر لگ جاتی تو اسے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے ہاں بھیج دیا جاتا، حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا مُوئے مبارک نکالتیں، اسے پانی میں ہِلا دیتی اور مریض کو پلا دیتیں، (اس سے مریض شِفایاب ہو جاتا تھا)۔ حضرت عثمان بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ گھر والوں نے مجھے بھی حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے ہاں بھیجا، میں نے چاندی کی کُپّی میں جھانکا تو چند سرخ بال دیکھے۔ (2)

1…مدارج النبوۃ حصہ دوم، صفحہ: 217۔

2…بخاری، کتاب اللباس، باب مایذکر فی الشیب، صفحہ: 1480، حدیث: 5896 ملتقطاً۔

6 ربیع الاول 1447 کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

حکیم الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارک کے تحت فرماتے ہیں: بال کی یہ سرخی خضاب کی نہ تھی بلکہ وہ بال خوشبوؤں میں رکھے گئے تھے، یہ رنگ اسی خوشبو کا تھا۔اس حدیث سے چند فائدے حاصل ہوئے، (1):ایک یہ کہ حضرات صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان حضورِ انور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف برکت کے لئے اپنے گھروں میں رکھتے تھے۔(2):دوسرا فائدہ یہ کہ ان مبارک بالوں کا بہت ہی ادب و احترام (Respect) کرتے تھے کہ اس کے لئے خاص ڈِبیا بناتے اس میں خوشبو بساتے تھے۔(3):تیسرا یہ کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان حضور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف کو دافعِ بلا، باعثِ شِفا سمجھتے تھے کہ انہیں پانی میں غسل دے کر شِفا کے لئے پیتے تھے۔[1]

تبرکات میں شِفا کے دلائل

قرآنِ کریم میں ہے، حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے والدِ محترم، نبیِ مُکَرَّم حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی مبارک میں کمی آئی تو حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بھائیوں کو فرمایا:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا (پارہ13، سورۂ یوسف:93) | ترجمہ کنز الایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ۔

اللہ اکبر! مقامِ غور ہے۔ جب حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم مبارک سے عارضی (Temporary) طور پر مَسّ ہونے والا کپڑا باعِثِ شِفا ہے تو حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھی آقا، دوجہاں کے داتا، محبوبِ خُدا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک سے جُڑے ہوئے، بدن کا حصہ رہنے والے موئے مبارک کیونکر باعثِ شِفَا نہیں ہوں گے...؟

1...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:248 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

امام احمد بن حنبل کا عشقِ موئے مبارک

عظیم عاشقِ رسول حضرت امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس مکی مدنی تاجدار ہم بے کسوں کے مدد گار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مُوئے مبارک تھا۔ آپ مُوئے مبارک کو کبھی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر چومتے، کبھی آنکھوں پر رکھتے اور بیماری کی حالت میں موئے مبارک کو پانی میں ڈال کر اس کا دھوون پیتے اور شِفا حاصل کرتے تھے۔ (1)

تم ہمیشہ کامیاب رہو گے

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے مُوئے مبارک صِرف باعثِ شِفا ہی نہیں، دافِعِ بلا (یعنی مصیبت ٹالنے والے) بھی ہیں۔ عظیم صحابیٔ رسول حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حَجَّةُ الْوَدَاع کے موقع پر حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حلق کروایا تو مَیں نے آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک بالوں میں سے چند بال اپنے پاس رکھ لئے۔ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: مَا تَصْنَعُ بِهٰؤُلَاءِ يَا خَالِدُ اے خالد! تم ان بالوں کا کیا کرو گے؟ میں نے عرض کی: اَتَبَرَّكُ بِهَا يَا رَسُوْلَ الله وَاسْتَعِيْنُ بِهَا عَلَى الْقِتَالِ قِتَالَ اَعْدَائِیْ، یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مَیں ان مُوئے مبارک کو بطور تبرک اپنے پاس رکھوں گا اور جنگ میں ان سے مدد حاصِل کروں گا۔ یہ سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خالِد بن ولید رَضِیَ اللہُ عنہ کے مبارک عقیدہ پر نبوی مہر لگاتے ہوئے فرمایا: لَا تَزَالُ مَنْصُوْرًا مَا دَامَتْ مَعَكَ یعنی خالد! جب تک یہ بال تمہارے پاس رہیں گے، ان کی برکت سے تم ہمیشہ غالب

1...سیر اعلام النبلاء، جلد: 9، صفحہ: 457۔

6 ربیع الاول 1447 کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

www.dawateislami.net

رہو گے۔

حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت سے مَیں نے مُوئے مبارک اپنی ٹوپی کے اگلے حِصّے میں محفوظ کر لئے، مَیں جب بھی دشمنوں کے مقابلے پر جاتا ہوں تو مُوئے مبارک کی برکت سے دُشمن ہمیشہ شکست کھاتے ہیں۔[1]

تبرکات سے متعلق دلائل مانگنا کیسا...؟

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ مُوئے مبارک کی کیسی کیسی عظیم برکتیں ہیں۔ الحمد للہ! آج بھی بعض عُشّاق کے پاس مُوئے مبارک تشریف فرما ہیں، وہ وقتاً فوقتاً زیارت بھی کرواتے رہتے ہیں، جب بھی موقع ملے، کوشش کر کے زیارت سے مُشَرَّف ہونا چاہئے، اگر بالفرض کچھ دیر کے لئے لائِن میں لگ کر انتظار بھی کرنا پڑے تو کیا حرج ہے، یقین مانئے! مُوئے مبارک کی ایک جھلک نظر آجائے، اس کے لئے آدمی دُنیا بھر کی دولت بھی خرچ کرے تو کم ہے۔ بعض عقل کے گھوڑے دوڑانے والے ایسے موقع پر مختلف قسم کے سوالات اُٹھاتے ہیں، یہ نادان خود بھی محروم رہتے ہیں اور دوسروں کا بھی ذِہن خراب کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ایسے نادانوں سے محفوظ رکھے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں (خلاصہ): یہ حقیقت ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آثارِ شریفہ سے تبرُّک زمانۂ رسالت و زمانۂ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے لے کر آج تک رائج و معمول ہے اور اس کے محبوب و مستحب ہونے پر مسلمانوں کا اِجماع ہے اور ایسی جگہ (یعنی تبرُّکات کے معاملے

1...فتوح الشام، الشعار، جلد:1، صفحہ:258۔

www.dawateislami.net

میں) ثبوتِ یقینی کی بالکل بھی حاجت نہیں ہے، اس کی تحقیق کے پیچھے پڑنا اور بغیر تحقیق کے تبرُّکات کی تعظیم سے باز رہنا، سخت محرومی، کم نصیبی ہے، اَئِمّۂ دین نے صِرف حُضُور اقدس صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے نامِ پاک سے کسی شے کا مشہور ہونا ہی اس کی تعظیم کے لئے کافی سمجھا ہے۔ (1) چنانچہ امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو چیز سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے نامِ پاک سے مشہور ہو، اس کی تعظیم کرنا بھی حُضُور صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی تعظیم میں داخِل ہے۔ (2)

موئے مبارک سے متعلق دِلچسپ مکالمہ

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کسی جگہ مُوئے مبارک کی زیارت کا جلسہ تھا، لوگ زیارت کر رہے تھے، اچانک وہاں ایک نوجوان اکڑ گیا، لوگوں سے کہنے لگا: کیا ثبوت ہے کہ یہ بال سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا ہی ہے؟ اس پر بہت زیادہ **تُو تُو، مَیں مَیں** ہوئی۔ آخر اَہلِ محلہ اس نوجوان کو لے کر میرے پاس دارالعلوم میں آگئے۔ اس نوجوان نے بڑی بے باکی کے ساتھ مجھ سے گفتگو شروع کی اور مجھ سے بھی یہی مطالبہ کیا کہ آپ ثابت کیجئے کہ فُلاں جگہ پر جو موئے مبارک ہیں وہ واقعی حضور صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے **بال شریف** ہیں۔ اس کا کیا ثبوت (**Proof**) ہے؟ مَیں نے اس سے انتہائی نرمی اور محبت کے لہجہ میں پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ بولا: **عبد القادر**۔ پھر مَیں نے پوچھا: تمہارے والد کا کیا نام ہے؟ کہا: **عبدُ اللہ**۔

1...فتاویٰ رضویہ، جلد: 14، صفحہ: 414 - 415 ملخصًا۔

2...کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی، باب الثالث، فصل و من اعظامہ و اکبارہ، جزء: 2، صفحہ: 47۔

6 ربیع الاول 1447 کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

مَیں ایک منٹ خاموش رہا۔ پھر مَیں نے اس سے پوچھا: کیا تم عبد اللہ کے بیٹے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ مَیں پھر ایک منٹ خاموش رہا، پھر پوچھا: کیا تم عبداللہ ہی کے بیٹے ہو؟ میرے اس سوال پر وہ بھڑک اُٹھا اور چِلاّ کر کہا: کیا آپ بار بار مجھ سے یہی سوال کرتے رہیں گے؟ ہاں مَیں عبد اللہ ہی کا بیٹا ہوں۔ مَیں چُپ رہا۔ جب اس کا غصہ بہت تیز ہو گیا تو مَیں نے کہا: مَیں نہیں مانتا کہ تم عبد اللہ کے بیٹے ہو۔ تمہارے پاس کون سا ایسا ثبوت ہے کہ تم عبد اللہ کے بیٹے ہو؟ جب تک تم اس کا ثبوت نہیں پیش کرو گے مَیں ہر گز ہر گز تم کو عبد اللہ کا بیٹا نہیں مان سکتا۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔ اب مَیں نے کہا: بولتے کیوں نہیں ؟ کیا ثبوت ہے کہ تم عبد اللہ کے بیٹے ہو؟ پھر بھی وہ چپ رہا مگر اس کا چہرہ اتر گیا۔ مَیں نے جب محسوس کر لیا کہ یہ اب لاجواب ہو چکا ہے تو مَیں نے خود اس سے کہا: بھائی! اس کے سوا تمہارے پاس اور کیا ثبوت ہے کہ تمہاری ماں نے یہ بتایا ہے کہ تم عبد اللہ ہی کے بیٹے ہو؟ تمہاری ماں کے سوا تمہارے عبد اللہ کا بیٹا ہونے پر دنیا بھر میں نہ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ثبوت مگر تم محض اپنی ماں کے کہنے پر عبد اللہ کے باپ ہونے کا اتنا پکا یقین رکھتے ہو کہ خانہ کعبہ کے اندر سر پر قرآن رکھ کر بھی تم یہی کہو گے کہ مَیں عبد اللہ کا بیٹا ہوں۔ تو عزیزِ مَن! فقط ایک عورت کے کہہ دینے سے تم نے مان لیا اور یقین کر لیا کہ تمہارا باپ عبد اللہ ہے تو آج سینکڑوں برس سے ہزاروں، لاکھوں انسان یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ مُوئے مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی کے بال شریف ہیں تو اگر ہم لوگ اس بات کا یقین کر لیں تو اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے؟

میری یہ جذبات سے بھری ہوئی گفتگو سن کر وہ اس قدر متاثر (*Impress*) ہوا کہ

روپڑا یہاں تک کہ وہ میرے گھٹنوں پر سر رکھ کر رونے لگا اور کہا: حضور! میں توبہ کرتا ہوں، اب کبھی بھی ان مقدس بالوں کی توہین نہیں کروں گا اور مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی بات جھوٹ اور غلط نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد وہ نوجوان کہنے لگا: حضور! ایک شبہ میرے دل میں اور ہے جو کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے اس کے بارے میں بھی کچھ روشنی ڈالیں، کہنے لگا: رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس دنیا سے تشریف لے گئے تقریباً ساڑھے 13 سو برس سے زائد ہو گئے اتنے لمبے زمانے میں بال تو بال کوئی ہڈی بھی اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ کیا کوئی بال ساڑھے 13 سو برس تک بغیر گلے سڑے جوں کا توں اپنی اصلی حالت پر باقی رہ سکتا ہے؟ مَیں نے کہا: بیٹا! تم بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ میرے اور تمہارے بال ساڑھے 13 سو برس تو کیا سال 2 سال بھی ایک حالت پر سلامت اور باقی نہیں رہ سکتے لیکن حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ یعنی اللہ پاک نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ نبیوں کے بدن کو کھائے، اللہ کے سب نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔ (1)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زندہ ہیں، لہٰذا ان کے مقدس جسم کا گلنا سڑنا ناممکن ہے اور حضور صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف حضور صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی کے جسم کا ایک جزو ہیں تو اللہ پاک نے حضور صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ان بالوں کو بھی یہ فضیلت عطا فرما دی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک کی طرح کبھی بوسیدہ نہیں ہو

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، صفحہ: 263، حدیث: 1637۔

سکتے۔ یہ سن کر وہ نوجوان پھر رونے لگا اور بولا: خدا کی قسم! میرے تمام شبہات دُور ہو گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ **مُوئے مبارک بالکل اصلی ہیں** میں نے خدا کا شکر ادا کیا، لوگ بھی بہت خوش ہوئے اور وہ نوجوان بھی پکّا عاشِقِ رسول بن گیا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں سیکھنے کا ایک بہت ہی پیارا پوائنٹ (*Point*) یہ بھی ہے کہ جس نوجوان کے دل میں **مُوئے مبارک** کے حوالے سے کچھ تشویش تھی، جو بار بار ثبوت ہی مانگ رہا تھا، اُس کی تشفی اور اس سوال کے جواب کے لئے لوگ اُس وقت کے سچے عاشقِ رسول، حضرت علامہ مولانا عبد المصطفٰے اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں لے کر گئے، گویا کہ ان لوگوں کو پتہ تھا کہ اس نوجوان کے اِس مرض کا علاج کہاں سے ہونا ہے؟ پھر دیکھئے! حضرت نے بھی علمِ دین کے نور سے معمور کتنے پیارے حکمت بھرے انداز میں اُس نوجوان کو سمجھایا جس کی برکت سے وہ سمجھ بھی گیا بلکہ اپنی نادانی پر شرمندہ ہوا اور توبہ کی۔ اگر ہمارے ساتھ بھی کبھی کوئی اِس طرح کا معاملہ ہو جائے تو ہم خود نہ اُلجھیں اور نہ ہی کسی ایسے کے پاس بھیجیں جو پہلے ہی بدعقیدہ ہو، گُستاخِ رسول ہو، بلکہ ایسے موقع پر اُلجھنیں دُور کرنے والے کسی صحیح العقیدہ عاشقِ رسول مفتی صاحب یا عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔

اللہ پاک ہمیں باادب بنائے، باادب رکھے، کاش! ہم خوامخواہ عقل کے گھوڑے دوڑانے کی بجائے بس عشق کے بندے بن جائیں۔

اللہ پاک ان عُشّاقانِ رسول کے صدقے ہمیں بھی عشقِ رسول کی دولت نصیب فرمائے۔

1... منتخب حدیثیں، صفحہ: 195-198 ملخصاً۔